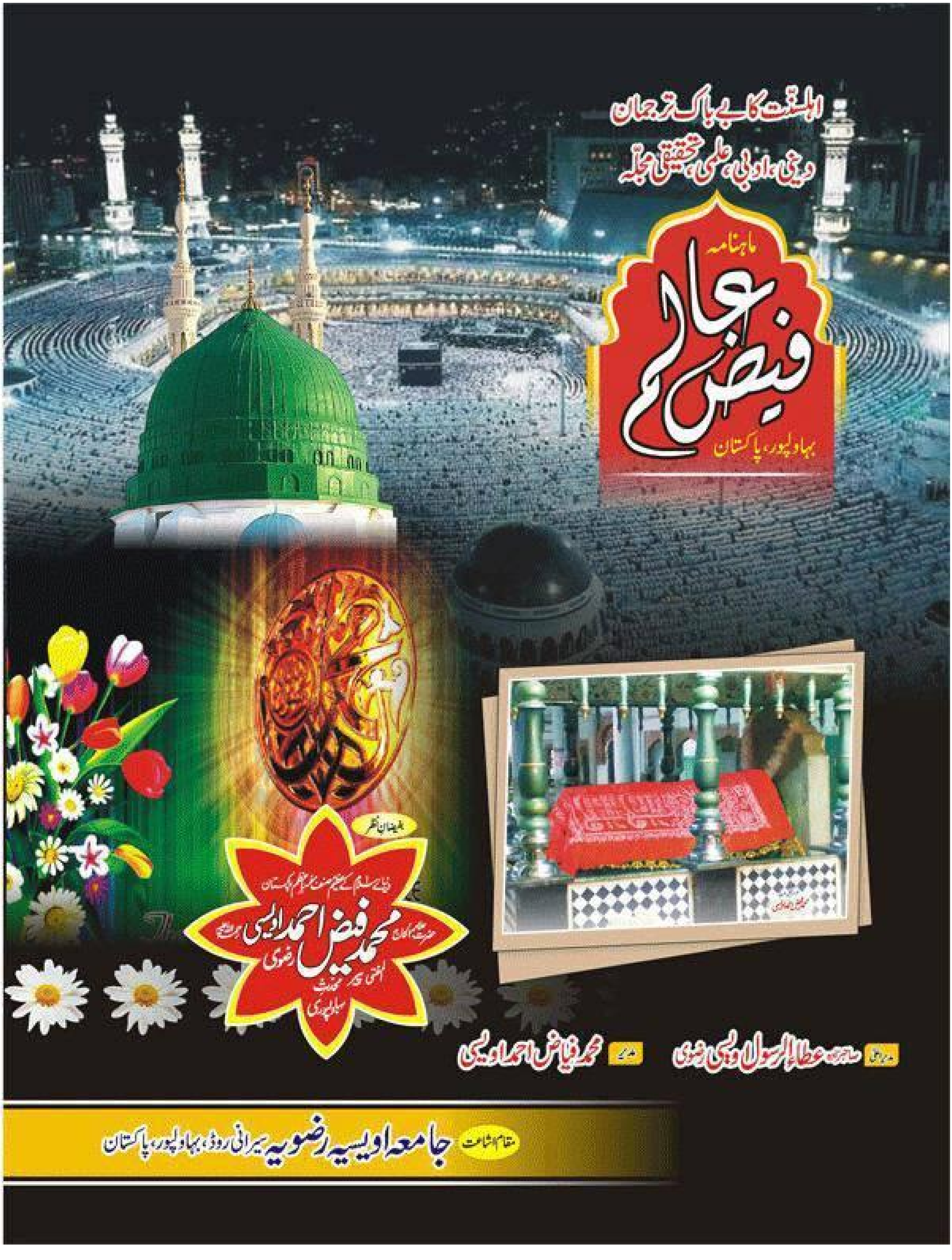
اہلسنت کا بے باک ترجمان
دینی، ادبی، علمی، تحقیقی مجلہ
ماہنامہ
فیض عالم
بہاولپور، پاکستان
محمد فیض احمد اویسی رضوی
سرپرست: صاحبزادہ عطاء الرسول اویسی رضوی
مدیر: محمد فیاض احمد اویسی
مقام اشاعت: جامعہ اویسیہ رضویہ سیرانی روڈ، بہاولپور، پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ صلی اللہ علیہ وسلم

☆فیضِ عالم جولائی ۲۰۱۸ء

۱۴۳۹ھ ☆

(جلد نمبر ۲۹)(شمارہ نمبر۹)

مدیر اعلیٰ

صاحبزادہ حضرت علامہ مفتی عطاء الرسول اُویسی رضوی مدظلہ العالی

مدیر

صاحبزادہ حضرت علامہ مفتی محمد فیاض احمد اُویسی رضوی مدظلہ العالی

نوٹ: اگر اس رسالہ میں کمپوزنگ کی کوئی بھی غلطی پائیں تو برائے کرم ہمیں مندرجہ ذیل ای میل ایڈریس پر مطلع کریں تا کہ اُس غلطی کو صحیح کرلیا جائے۔ (شکریہ)

faizahmedowaisi011@gmail.comadmin@faizahmedowaisi.com

www.faizahmedowaisi.com

☆......☆......☆

سرفہرست　　　　　　صفحہ نمبر

۔۔ فکرِ حجازی سے مغرب کی اسیری تک ۔	۰۳
۔۔ ووٹ لینے والوں اور ووٹ دینے والوں کے لئے ۔	۰۶
۔۔ جب موت کے ڈر سے اپنے ملک سے بھاگا؟؟؟ ۔	۰۷
۔۔ مدینہ منورہ میں عرس مبارک حضو فیضِ ملت محدث بہاولپوری ۔	۰۸
۔۔ آٹھواں سالانہ عرس کی تقریبات کی روائیداد ۔	۱۳
۔۔ جج محمد اکبر خان کے مزار کو منہدم کرنے کی قادیانی سازش ۔	۱۸
۔۔ دلائل الخیرات شریف ۔	۱۹
۔۔ مدینہ منورہ کی مشک بار فضاوں میں ایک ملاقات ۔	۲۰

☆......☆......☆

فکرِ حجازی سے مغرب کی اسیری تک

(سعودی میں قمار خانے کے جرثومے)

علامہ غلام مصطفیٰ رضوی (نوری مشن مالیگاوں انڈیا)

عام آدمی بھی یہ سمجھتا ہے کہ تاش کھیلنا(BalootChampionship)اور جوا کھیلنا بُرا ہے، یہ فعل اچھا نہیں کارِ ثواب نہیں اِسے عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھا جاتا اِسے اسلامی قدروں کے منافی سمجھا جاتا ہے، اس میں ملوث شخص آئیڈیل نہیں ہوتا اِس کو انجام دینے والا عقیدتوں کا محور نہیں ہوتا محبتوں کا رشتہ ایسوں سے نہیں رکھا جاتا بلکہ مہذب آدمی اِس میں مبتلا شخص سے نفرت کرتا ہے اسلامی فکر کا حامل ایسے کام سے بچتا بچاتا ہے۔ آئمہ اِس فعل سے بچنے کی تعلیم دیتے ہیں ہمارے امام اِس برائی سے بچنے کی تلقین کرتے ہیں علما ایسے فعل سے مسلمانوں کو روکتے ہیں اسلامی نظام حکومت کا یہ حصہ نہیں، اسلامی تعلیمات اِسے ممنوع قرار دیتی ہیں۔

حیرت انگیز سانحہ: ۱۶ اپریل ۲۰۱۸ء کی سہ پہر تھی شوشل میڈیا پر یہ خبر وائرل ہوئی کہ اسلامی مرکز عقیدتوں کے محور حجازِ مقدس رسعودی عرب میں تاش رقمار خانہ کا افتتاح ہوا۔ افتتاح بھی ایک امام نے کیا جو محلے کی مسجد کا امام نہیں حرم محترم کے سابق امام، مجھے یقین ہے کہ افتتاح کے وقت ان کا مقصد حکمرانِ مملکتِ سعودیہ کی رضا ہوگا اگر اللہ کی رضا ہوتا تو شاید وہ تاش کے پتوں کی بجائے افغان وشام کے بہتے خونِ مسلم کی فکر کرتے لیکن یہاں تو جوئے کے مراکز کو استحکام عطا کرنا تھا حجازی تہذیب کا ایک باب بند کرنا تھا مغربی تہذیب میں گُم ہونا تھا معاً ذہن ٹرمپ کے اُس دورے کی طرف گیا جب حجاز کی مقدس زمیں پر قیمتی تحائف سے ٹرمپ کا استقبال حکمرانِ مملکتِ سعودیہ نے کیا پھر ٹرمپ کے جہاز نے اسرائیل کو پرواز کیا اور پھر اُس کے بعد عرب میں ایک نیا انقلاب آیا۔ جدیدیت کے نئے عہد کا آغاز ہوا جس نے مغربیت کی یاد تازہ کو کر دیا اور حجازی تہذیب کو تہ وبالا کرنے کی عملی جرات کی۔

نسبتوں کی زمیں: حجاز ہماری تہذیب کی علامت ہے ہماری روحوں کا رشتہ اس پاک زمیں سے جُڑا ہوا ہے کیوں کہ وہاں کعبۃ اللہ ہے/ روضہ رسول ہے۔ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا شہرِ مبارک ہے، جائے نزول ہے، ولادت گاہِ نبوی ہے، خطہ حرم ہے، شعائر اللہ ہیں، اللہ کی نشانیاں ہیں، اسلام کا مسکن ہے، خیر وبرکات کا محور ہے، منبع نور ہے، حج کے مقدس مقامات ہیں، ملتِ ابراہیمی کی عقیدتوں کی آماج گاہ ہے، قبلہ مومن ہے، جادہ مستقیم ہے، محورِ فکر ونظر ہے، مرکزِ طاعتِ جبیں ہے لیکن اِس وجہِ عظمت زمیں پر ایسے اقتدار کے حامل بستے ہیں، جنھیں وادیِ حجاز کے جلوے نہیں بھاتے جنھیں کلیسا ودیر سے انسیت ہے حرم میں ہیں اور حرم سے بیر ہے کعبہ کے متولی ہیں لیکن اُن کا دل سُوئے مغرب جھکتا ہے ان کی نگاہوں میں دانشِ فرنگ کے سُراب بسے ہیں اِسی لیے کبھی ٹرمپ کے ہاتھ بکتے ہیں کبھی برطانیہ کی لفوں کے اَسیر ہوتے ہیں کبھی اسرائیل سے رشتہ غلامی نبھاتے ہیں پھر اس غلامی کا یہ حق ادا کرتے ہیں کہ فلسطین کی تباہی پر چُپ سادھتے ہیں یمن کی تباہی کو آگے آتے ہیں شام کی بربادی پر توثیق کرتے ہیں لیبیا کی تاراجی میں خاموش

حمایتی ہوتے لبنان کی تاراجی پر چپ سادھتے ،عراق کی تباہی کو جدہ میں امریکی فوج بساتے حرم میں ہیں، لیکن حرم سے بیگانہ اسیرِ فکرِ مغرب لیکن جو اسیرِ حرم ہیں وہ یہی کہتے ہیں کہ:

خیرہ نہ کرسکا مجھے جلوہ دانشِ فرنگ سُرمہ ہے میری آنکھ کا خاکِ مدینہ و نجف

ہاں! عربوں کی تباہی کی وجہ یہی ہے

جو ترے در سے یار پھرتے ہیں در بدریوں ہی خوار پھرتے ہیں

مغرب کے جلوے: وہ درِ محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے پھرے ایسے کہ اسلام کے ایک ایک اُصول سے دور ہوئے جاتے ہیں، اب وہاں مغرب کی پرچھائیاں ہیں ہم ہندوستان میں حجازی کی تمنا کرتے ہیں سوئے حرم کی آس لگاتے ہیں وہ حرم میں شبِ فرانس وصبحِ لندن کے متمنی ہیں اِسی لیے اب قمار و جوئے کے اڈے برے نہ رہے بلکہ تمدنِ جدید کی طلب میں در بدر خوار پھرتے پھرتے سنیما کی کھلی چھوٹ دے دی گئی جو چاہے آپ کا حسنِ کرشمہ ساز کرے شاید آخرت کا تصور رُخصت ہوا ہاں! اب وہاں شباب بھی کلبوں، ہوٹلوں، آفسوں میں بے پردہ ہو چکا ہے اب وہاں جدیدیت کی رَو میں عریاں ملبوسات کے شوروم دعوتِ نظارہ دے رہے ہیں اب وہاں حسن بھی بے لگام ہوا چاہتا ہے۔ معاذاللہ! اپنی تہذیب کے نشاں اپنے ہی ہاتھوں مٹائے جا رہے ہیں۔

جلوہ حجاز سے عداوت: کہنے کو حجازی ہیں لیکن روح مغرب کی اسیر اِسی لیے جسے محفوظ کرنا تھا وہ ایک ایک کر کے مٹا دیے گئے۔ جبل ابوقبیس کے نشاں متاثر ہیں، متبرک مقامات مٹائے جا رہے۔ جنت المعلیٰ میں اصحابِ رسول کے نشاں معدوم ہیں حضرت سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی بارگاہ کا گنبد کب کا شہید کیا جا چکا۔ مکہ معظّمہ کے کئی آثار کھرچ ڈالے گئے۔ مدینہ منورہ کے آثار چن چن کر مٹائے جا رہے۔ جنت البقیع میں کتبے ہٹا دیے گئے ،گنبد شہید کیے گئے، اہلِ بیت کے نشاں مٹا دیئے۔ صحابہ کرام کی قبروں کو بے دردی سے شہید کیا۔ طائف میں آثار مٹائے۔ ابوا میں والدہ رسول کی قبر شہید کی، بنوسعد میں نبوی بچپن کے نقوشِ ارضی یک لخت مٹا دیئے گئے اپنے آثار کے متلاشی اپنے نقوش سے محروم کر دیے گئے اپنی تہذیب کو یوں بے نشاں ہوتے دیکھا گیا۔ شورش کاشمیری نے مشاہدہ لکھا تھا کہ:

سعودی حکومت نے عہدِ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آثار، صحابہ کرام کے مظاہر اور اہلِ بیت کے شواہد اس طرح مٹا دیئے ہیں کہ جو چیزیں ڈھونڈ ڈھونڈ کر محفوظ کرنی چاہیے تھیں وہ ڈھونڈ ڈھونڈ کر محو کر دی گئی ہیں۔ کہیں کوئی کتبہ یا نشان نہیں۔

(شب جائے کہ من بودم ،مطبوعات چٹان لاہور)۔

زوال کی ڈگر: حکومتوں کا معاملہ نشیب و فراز اور عروج و زوال کا رہا ہے۔ حجازی تہذیب کو تہ و بالا کرنے والے شاید زوال کے تصور سے آشنا نہیں۔ یاد رکھیں! مغرب کی اسیری کو ایک دن زوال آنا ہے، حجازی فضا میں مغربی آمیزش کرنے والے کب تک تاش و جوئے اور مراکزِ تعیش کو تقویت دیں گے! آخر ان کے آرٹ و کلچر کے مغربی عزائم کی عمر کتنی ہے؟ ایک دن شام آنی ہے! عثمانیوں کا دور سمٹ گیا حالاں کہ ان کی رُوح حجازی تھی جن کی رُوح مغربی ہے اُن سعودیوں کا دور سمٹ جائے تو کیا تعجب! یہ زوال ہی تو ہے کہ

زوال پذیر تہذیب کے قمار خانے میں پناہ لی جارہی ہے۔شاید امام حرم شیخ عادل کلبانی (سابق) نے اپنی جائے پناہ زوال کی وادیِ فرنگ میں تلاش کرلی۔جبھی قرآن کی وادی میں قمار خانے بسائے جارہے اس کا افتتاح کرکے اپنی ذہنی تبدیلی کا ایڈریس فراہم کررہے ہیں افسوس کہ ایک طرف مسلم مملکتوں کی آبرو لٹ رہی ہے اُن کے لہو سے ہولی کھیلی جارہی جن ملکوں نے انسانیت کو رُسوا کیا تشدد کی بِنا رکھی انھیں کی بگڑی تہذیب سے حجازیوں کی اخلاقی تباہی کا ساماں مہیا کیا جارہا ہے یہ سب کچھ آج کی بات نہیں کل جو بیج بوئے گئے تھے،اسی کے نتائج آج رونما ہورہے ہیں۔اسلام کے دُشمنوں سے یاری کی داستاں ایک صدی پُرانی ہے،عثمانیوں پر کوہِ غم ٹوٹا تھا انھیں زوال آیا اسی عہد میں صہیونیوں نے سعودیوں کو لا بسایا۔حکومت دی،تخت و تاج دیا بدلے میں وفاداری لی سعودی حکومت کے آغاز میں ہی ۱۹۲۵ء میں برطانوی مسٹر فلپی کے آلِ سعود کے مشیر ہونے میں بھی انگریز کے خفیہ اغراض و مقاصد تھے۔(مسئلہ حجاز)۔

بہر کیف حال کے جرائم اسلام کے مرکز سے منفی شبیہ پیش کررہے ہیں یہی زوال کی دستک ہے یہی اسلام دُشمنوں سے عہدِ وفاداری کا تازہ ثبوت ہے،جس کا انجام اچھا نہیں ہوگا لیکن ان کا زوال نئے عہد کا پیش خیمہ ثابت ہوگا اور خونِ صد ہزار انجم سے سحر پیدا ہوگی۔

☆......☆......☆

﴿نبی کا معنی﴾

(لفظ نبی کا ایک معنی ہے غیب کی خبریں دینے والا)

اگر لفظ نبی کو **نَبَاء** سے بھی مشتق ہے تو نبی کا معنی ہے غیب کی خبر دینے والا۔اگر لفظ نبی بروزنِ **فَعِيلٌ** بمعنی فاعل ہو تو اس کا معنی ہوگا کہ :

"يَكُوْنَ مُخْبِرًا امَّا اَطْلَعَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ" **ترجمہ:** اللہ تعالیٰ نے اپنے جس غیب پر انہیں مطلع کیا ہے،اس غیب کی خبریں لوگوں کو دینے والا۔اسی لئے قرآن مجید میں کہا گیا ہے کہ:**" وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ ".** (التکویر ۲٤)۔

ترجمہ: اور وہ (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) غیب (کے بتانے) پر بالکل بخیل نہیں ہیں (مالکِ عرش نے ان کے لیے کوئی کمی نہیں چھوڑی)۔

" اَلنُّبُوَّات " میں ابن تیمیہ نے اس معنی کو تفصیل سے بیان کیا ہے۔اگر لفظِ نبی بروزن **فَعِيلٌ** بمعنی **مَفْعُوْلٌ** ہو تو نبی کا مطلب ہے۔

" اَنَّ اللّٰـه تَعَالٰی اَطْلَعَهُ غَيْبِهٖ فَيَكُوْنُ النَّبِیّ " **ترجمہ:** اللہ تعالیٰ نے جس ذات کو اپنے غیب پر مطلع کیا ہو،اپنے غیب کی اطلاع دی ہو اس کو نبی کہتے ہیں۔

☆......☆......☆

ووٹ لینے والوں اور ووٹ دینے والوں کے لئے

حضور فیضِ ملت علیہ الرحمہ کے ''فتاویٰ اُویسیہ'' میں سے ایک غیر مطبوعہ فتاوی قارئین کرام کے لیے۔

کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں اس وقت جو قومی وصوبائی اسمبلیوں کے انتخابات ملک میں ہو رہے ہیں ان میں امیدوار بسا اوقات انتخاب کنندگان (ووٹرز) کو دنیاوی لالچ دیتے ہیں ان کے ضمیر کی قیمت لگا کر انہیں خریدتے ہیں۔ برادری ذات پات کا واسطہ دیتے ہیں۔ کیا شرعاً امیدوار کے لئے اس طرح کے ہتھکنڈے استعمال کرنا جائز ہے، ووٹرز کے لئے ووٹ دینے کے عوض رقم لینی یا برادری ودیگر نسلی عصبیتوں کے جذبہ سے ووٹ دینا جائز ہے؟

بینوا توجروا

الجواب: ووٹ ایک مقدس امانت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے: ''المستشار موتمن'' جس سے مشورہ لیا جاتا ہے اسے ایک امانت سپرد کی جاتی ہے جس میں خیانت کرنا اور صحیح مشورہ نہ دینا ایک عظیم جرم ہے۔ امانت اُس کے اہل کے سپرد کرنا شریعت میں لازم ہے ارشاد ربانی ہے۔'' اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰۤی اَھْلِھَا'' **یعنی** بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں جن کی ہیں انہیں سپرد کرو۔

حدیث صحیح میں منافق کی علامات میں سے ایک علامت یہ بتائی گئی ہے'' اذا اوتمن خانیعنی'' **یعنی** منافق کو جب امانت سپرد کی جاتی ہے تو اس میں خیانت کرتا ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ:

'' لاایمان لمن لا امانۃ لہ''۔ **یعنی** جو شخص امانت کو صحیح طور پر ادا کرنے کا اہل نہ ہو اس کا ایمان کامل نہیں۔

علاوہ ازیں ووٹ دینا ایک شہادت ہے یا ووٹرز (رائے دہندگان) جسے ووٹ دیتے ہیں وہ در حقیقت اس کی اہلیت کی شہادت دیتے ہیں اور جھوٹی شہادت دینا مومن کی شان کے خلاف ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ ''والذین لایشھدون الزور الآیۃ '' (الفرقان پ ۱۹، ۷۲/۲۵) **ترجمہ**: اور جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے۔ (کنز الایمان)۔

یہ آیت اس پر شاہد وصادق ہے۔ حدیثِ صحیح میں شرک کے بعد جھوٹی شہادت اور شہادتِ زُور کو سب سے بڑا گناہ بتایا گیا ہے۔

رُکنیت کی سفارش: علاوہ ازیں ووٹ دینا ووٹر کی طرف سے اُمیدوار کی رکنیت کی سفارش کرنا بھی ہے اور کسی نا اہل کی سفارش کرنا گناہ ہے حتٰی کہ وہ نا اہل کے گناہوں اور غلطیوں میں شریک رہتا ہے ارشادِ ربانی ہے کہ: '' من یشفع شفاعۃ سیئۃ یکن لہ کفل منھا الآیۃ '' (النساء پ ۵، ۸۵/۴) **ترجمہ**: جو بُری سفارش کرے اس کے لئے اس میں سے حصہ ہے۔ (کنز الایمان)۔

بناء بریں کسی نا اہل کو ووٹ دینا شرعاً گناہ کبیرہ ہے بالخصوص اُس وقت تو یہ جرم اور بھی عظیم ہو جاتا ہے جب کہ اس کے عوض رقم لی جائے اور ضمیر فروشی کی جائے یا عصبیتِ قومیت (رشتہ داری) کا جذبہ کارفرما ہو ایسی رقم لینا رشوت ہے اور بتصریح احادیث نبویہ و

اجماع اُمت رشوت لینا اور دینا سخت گناہ ہے۔یعنی حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رشوت لینے اور دینے والے پر لعنت فرمائی ہے اور اس پر جوان دونوں کے درمیان واسطہ بنتا ہے۔(یعنی تینوں پر لعنت فرمائی)۔

اس لئے ابھی سے سوچ لیں کہ ووٹ لینے والے کو جس غرض سے ووٹ دو گے وہی پاوگے اگر کسی حیثیت سے وہ صحیح نہیں تو ووٹ دینے سے نہ دینا بہتر ہے اور ووٹ دینے کے لئے یہ دیکھنا ضروری ہے کہ آپ کے حلقہ میں کوئی اُمیدوار ایسا ہو جس کے عقائد بھی درست ہوں اور اعمال بھی صالح ہوں اور پھر اس کا تعلق کسی ایسی جماعت سے بھی نہ ہو جس کے نظریات اہلسنّت و جماعت کے خلاف ہوں۔

فقط عندی هذا لجواب واللہ تعالیٰ ورسولہٗ الاعلی اعلم بالصواب

حررہ الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہ (۲۰ جنوری ۱۹۹۷ء، سیرانی مسجد بہاول پور پاکستان)

☆......☆......☆

جب موت کے ڈر سے اپنے ملک سے بھاگا؟؟؟ منقول ہے کہ بنو امیہ کا بادشاہ عبدالملک بن مروان جب ملک شام میں طاعون کی وبا پھیلی تو موت کے ڈر سے گھوڑے پر سوار ہو کر اپنے شہر سے بھاگ نکلا اور ساتھ میں اپنے خاص غلام اور کچھ فوج بھی لے لی اور وہ طاعون کے ڈر سے اس قدر خائف اور ہراساں تھا کہ زمین پر پاؤں نہیں رکھتا تھا بلکہ گھوڑے کی پشت پر سوتا تھا۔دورانِ سفر ایک رات اس کو نیند نہیں آئی۔تو اس نے اپنے غلام سے کہا کہ تم مجھے کوئی قصہ سناؤ۔تو ہوشیار غلام نے بادشاہ کو نصیحت کرنے کا موقع پا کر یہ قصہ سنایا کہ ایک لومڑی اپنی جان کی حفاظت کے لئے ایک شیر کی خدمت گزاری کیا کرتی تھی تو کوئی درندہ شیر کی ہیبت کی وجہ سے لومڑی کی طرف دیکھ نہیں سکتا تھا۔اور لومڑی نہایت ہی بے خوفی اور اطمینان سے شیر کے ساتھ زندگی بسر کرتی تھی۔اچانک ایک دن ایک عقاب لومڑی پر جھپٹا تو لومڑی بھاگ کر شیر کے پاس چلی گئی۔اور شیر نے اس کو اپنی پیٹھ پر بٹھالیا۔عقاب دوبارہ جھپٹا اور لومڑی کو شیر کی پیٹھ پر سے اپنے چنگل میں دبا کر اڑ گیا۔لومڑی چلا چلا کر شیر سے فریاد کرنے لگی تو شیر نے کہا کہ اے لومڑی! میں زمین پر رہنے والے درندوں سے تیری حفاظت کر سکتا ہوں لیکن آسمان کی طرف سے حملہ کرنے والوں سے میں تجھے نہیں بچا سکتا۔یہ قصہ سن کر عبدالملک بادشاہ کو بڑی عبرت حاصل ہوئی اور اس کی سمجھ میں آ گیا کہ میری فوج ان دشمنوں سے تو میری حفاظت کر سکتی ہے زمین پر رہتے ہیں مگر جو بلائیں اور وبائیں آسمان سے مجھ پر حملہ آور ہوں، ان سے مجھ کو نہ میری بادشاہی بچا سکتی ہے نہ میرا خزانہ اور نہ میرا لشکر میری حفاظت کر سکتا ہے۔آسمانی بلاؤں سے بچانے والا تو اللہ تعالیٰ کے سواء اور کوئی نہیں ہو سکتا۔یہ سوچ کر عبدالملک بادشاہ کے دل سے طاعون کا خوف جاتا رہا اور وہ رضاء الٰہی پر راضی رہ کر سکون و اطمینان کے ساتھ اپنے شاہی محل میں رہنے لگا۔

(فیوض الرحمن اردو ترجمہ تفسیر روح البیان، جلد اول، پ ۲، البقرۃ ۲۴۴)

حضرت فیض ملت نے جو علمی تحریک شروع کی پوری دنیا میں اُس کے اثرات مرتب ہوئے(علامہ جلالی):

(مدینہ منورہ میں عرس مبارک حضو فیض ملت محدث بہاولپوری کی رپورٹ)

۱۵ رمضان المبارک کو حضور فیضِ ملت مفسرِ اعظم پاکستان علامہ الحاج حافظ محمد فیض احمد اویسی رضوی محدث بہاولپوری نوراللہ مرقدہٗ کے یومِ وصال کی مناسبت سے مدینہ منورہ (عوالی) میں عرس مبارک کی تقریب ہوئی مختلف ممالک کے احباب نے بھرپور شرکت کی۔ شب جمعہ ۱۲ بجے کے بعد محترم معروف قاری حضرت قاری ریاض الدین (سنی دعوت اسلامی بمبئی، انڈیا) کی تلاوت سے تقریب کا آغاز ہوا۔ حضرت سید محمد حسن شاہ المدنی نے نقابت کے فرائض انجام دیتے ہوئے صاحبِ عرس کے متعلق حاضرین کو بتایا کہ حضرت مفسرِ اعظم پاکستان فیضِ ملت نوراللہ مرقدہٗ نے چالیس سے زائد علوم وفنون پر عربی، اردو، سرائیکی، سندھی میں پانچ ہزار سے زائد کتابیں تصنیف کیں جن میں (تقریباً) تین ہزار کے قریب شائع ہو چکی ہیں باقی اشاعت کی منتظر ہیں۔ قرآن پاک کی تفسیر روح البیان کا اردو ترجمہ فیوض الرحمٰن ۳۰ پارے ۱۲ جلدوں میں پاک وہند میں موجود ہے۔ جو اردو خواندہ حضرات کو قرآن پاک سمجھنے کی رہنمائی کر رہی ہے۔

حمد ونعت شریف کی سعادت کے لیے محترم محمد سلمان رضا قادری اویسی (مدینہ منورہ) کو دعوت دی گئی انہوں نے حضور مفتی اعظم قدس سرہٗ کا لکھا ہوا حمد یہ کلام اور سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ والرضوان کا نعتیہ کلام وجدانی انداز میں سنا کر تقریب میں ذوق پیدا کر دیا۔ نبیرہ حضور فیض ملت حافظ محمد شہزاد اویسی نے کلام حضرت سید نصیر شاہ

اک میں ہی نہیں ان پر قربان زمانہ ہے

بہت ہی باذوق انداز میں جھوم جھوم کر سنایا۔

خطاب کے لیے جواں سال مقرر خطیب اہلسنت مولانا عدنان شکوری قادری (فیصل آباد) کو مائیک پیش کیا گیا انہوں نے حضور فیضِ ملت علیہ الرحمہ کی دینی خدمات کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ ان کا اخلاص تھا کہ آج طیبہ کی پر کیف فضاؤں میں ان کا ذکر ہو رہا ہے۔

محترم سجاد محمود نقشبندی (باب المدینہ کراچی) قاری محمد صدیق نقشبندی (ممبر میلاد کمیٹی مکہ مکرمہ)، شہزادہ محمد سلیم المدنی نے بھی گلہائے عقیدت بحضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پیش کیا۔

محمد فیاض احمد اویسی نے کہا جب سے میں نے ہوش سنبھالا اپنے قبلہ والد گرامی حضور فیضِ ملت علیہ الرحمہ کو لکھنے پڑھنے اور پڑھانے میں مصروف دیکھا ان کی برق رفتاری سے لکھنے کا عالم یہ تھا کہ کسی بھی موضوع پر مختصر وقت میں دلائل قاہرہ کے ساتھ سینکڑوں صفحات

تحریرفرمادیتے تھے۔آپ ان علماء کرام میں سے تھے جنہوں نے مختصر وقت میں ضخیم کتابیں تحریر فرمائیں،تاریخ کا مطالعہ کرنے والے حضرات جانتے ہیں کہ اپنے وقتوں میں ایسے علماء کرام ہوگذرے ہیں جنہوں نے مختصر وقت میں اس قدر تحریری کام کیا کہ دنیا والے اتنا کام مہینوں بلکہ سالوں میں بھی نہیں کرسکتے۔چنانچہ حضرت مام شافعی وامام غزالی وعلامہ جلال الدین سیوطی وامام الحرمین شیخ محی الدین نووی وغیرہم نے اس قدر کثیر تعداد میں کتابیں تصنیف فرمائی ہیں کہ اگران کی عمروں کا حساب لگایا جائے توروزانہ اتنے زیادہ اوراق ان بزرگوں نے تصنیف فرمائے ہیں کہ کوئی اتنے زیادہ اوراق کواتنی قلیل مدت میں نقل بھی نہیں کرسکتا،حالانکہ یہ اللہ والے تصنیف کے علاوہ دوسرے مشاغل بھی رکھتے تھےاورنفلی عبادتیں بھی بکثرت کرتے رہتے تھے۔

(حجة الله على العالمين، الخاتمة فى اثبات كرامات الاولياء...الخ،المطلب الثانى فى انواع الكرامات،ملخصاً)

چودھویں صدی ہجری کے امام اعلیٰ حضرت الشاہ احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی پچاس علوم وفنون پرتقریباًایک ہزار کتب تصنیف فرمائیں۔انہیں کے روحانی فیضان سے میرے والدگرامی حضور فیضِ ملت علیہ الرحمہ نے مختلف موضوعات پر پانچ ہزار سے زائد کتب ورسائل تحریرفرمائے۔مدینہ منورہ سے پیارومحبت ان کے رگ وپے میں شامل تھا،مدینہ پاک کی حاضریاں ان کا محبوب ترین مشغلہ تھاانہوں نے اپنی پہچان ''مدینے کا بھکاری'' سے کرائی۔آج ان کواس سے پردہ کیے آٹھ سال ہوئے اس دوران تقریباًہردن مدینہ پاک میں ان کی یادیں منائی جاتی ہیں کیونکہ نہ ہووہ اخلاص کے ساتھ تاجدارمدینہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے درکی نوکری کرتے رہے آج ان کا ذکرمحبت سے طیبہ کی گلیوں میں ہے۔

کنزالعلماء حضرت علامہ ڈاکٹرمحمد آصف اشرف جلالی بانی وچیئرمین تحریک لبیک یارسول اللہ پاکستان نے اپنے خطاب میں حضورفیضِ ملت مفسرِاعظم پاکستان کی تدریسی،تبلیغی،تصنیفی خدمات کوخراج پیش کیا۔ان کے خطاب ہمارے پیارے خادم اویسی نے تحریرکیاجونذرقارئین ہے۔

نحمدک اللهم یا رب العالمین.ونصلی ونسلم علیک یا خاتم النبیین.وعلیٰ آلهٖ واصحابه اجمعین

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ خَلْقِ کُلِّهِمِ

ربِ ذوالجلال کاکروڑبارشکر ہے کہ ہمیں مدینۃ الرسول میں اس نہایت ہی مقدس اجتماع میں شرکت کی سعادت حاصل ہورہی ہے۔

حضورفیضِ ملت کے خلیفہ مجازحضرت پیرسیّدشوکت حسین شاہ قادری رضوی اویسی صاحب(جدہ)صدارت فرمارہے ہیں اورجگرگوشہ فیضِ ملت حضرت صاحبزادہ محمد فیاض احمداُویسی صاحب زیدشرفہ،کی دعوت پریہ اجتماع انعقادپذیرہے۔

حضورفیضِ ملت قبلہ فیض احمداُویسی قدس سرہ العزیز وہ شخصیت ہیں کہ جنہوں نے اپنےعلم اورقلم سے معتقداتِ اہلسنّت اورنظریاتِ اہلسنّت کو ایک نئی تابندگی عطافرمائی ہے۔بندہ ناچیز نے بچپن میں اُن کی تقریریں سنی،یہاں مدینہ منورہ میں بھی آپ سے ملاقات کا

شرف حاصل ہوا اور آپ نے خصوصی شفقت کرتے ہوئے مجھے خلافت کی اجازت سے بھی مشرف فرمایا۔ آپ نے جو کردار ادا کیا ہے اب اس مختصر وقت میں اُسے تفصیل سے بیان نہیں کیا جا سکتا۔ میں ایک حدیث شریف عرض کر کے اُن کے کردار کو خراجِ تحسین پیش کرنا چاہتا ہوں۔ ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: "إِنَّ هَذَا الْخَيْرَ خَزَائِنُ" (سنن ابن ماجہ) صحابہ کرام کو فرمایا یہ جو تم دیکھتے ہو کہ علم و حکمت کی ندیاں رواں ہیں اور معارف اور مختلف علوم کے آفتاب و ماہتاب تمہیں میرے سامنے نظر آ رہے ہیں، فرمایا یہ میرے پاس جو علم ہے یہ تھوڑا نہیں بلکہ یہ بہت سے خزانے، ایک خزانہ بھی کافی ہوتا لیکن سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خزائن خزینے کی جمع، مجھے میرے رب نے اتنا زیادہ عطا فرمایا۔ اور اس کی وضاحت میں صحیح بخاری کی یہ حدیث پیشِ نظر رکھنی چاہیے کہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جماعت فرما رہے تھے، جماعت کراتے ہوئے آپ نے قدم آگے بڑھایا، ہاتھ اونچا کیا جس طرح کوئی چیز پکڑ رہے ہوں، پھر ہاتھ نیچے کر لیا اور قدم بھی پیچھے ہٹا لیا۔ جب سلام پھیرا تو صحابہ کرام نے پوچھا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! اس عمل کی حکمت کیا تھی؟ ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہر ادا میں چونکہ حکمت ہے، آپ نے فرمایا "تَنَاوَلْتُ عُنْقُودًا" میں نے جب ہاتھ اُونچا کیا تھا تو میں نے جنت کا گچھا پکڑا تھا، میرے ہاتھ اُٹھنا یہ بلا وجہ نہیں تھا۔ اب جنت سات آسمانوں کے پار ہے۔ یہاں سے پتہ چلا کہ جن کا ہاتھ اُٹھے تو اتنی تھوڑی مدت میں سات آسمانوں کے پار جنت کے گچھوں تک پہنچ سکتا ہے تو دنیا کے کسی کونے میں جب اُن کا عاشق اُنہیں پکارتا ہے تو یہ ہاتھ کیوں نہیں دستگیری کرنے جا سکتا ہے۔ پھر یہ پتہ چلا کہ عام لوگوں کے ہاتھ اور طرح کے ہیں سرکار کے ہاتھ اور طرح کے ہیں۔ فرمایا میں نے گچھا پکڑا تھا لیکن میں نے توڑا نہیں "فَتَنَاوَلْتُ مِنهَا عُنْقُودًا وَلَوْ أَخَذْتُهُ لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتُ الدُّنيَا" اگر میں گچھا توڑ لیتا تو میری مٹھی میں اتنا کچھ آتا ہے کہ اے صحابہ تم کھاتے، تمہارے بیٹے کھاتے، تمہارے پوتے کھاتے، تمہارے پَر پوتے کھاتے، عربی کھاتے، عجمی کھاتے قیامت تک وہ تمام کھاتے رہتے میرے ہاتھ کا ایک گچھا بھی ختم نہ ہوتا۔ "مَا بَقِيَتُ الدُّنيَا" جب تک دنیا باقی رہتی۔ ایک گچھے کا ہی لنگر چلتا رہتا۔ جن کی ایک مٹھی میں اتنا آتا ہے اُن کے خزانے میں کتنا آتا ہے۔ پھر فرمایا مجھے تو رب نے بہت سے خزانے عطا کئے۔ اب لفظِ خزانہ ایسا ہے کہ اس کو سنتے ہی ذہن میں آتا ہے کہ خزانے پر پہرہ ہوتا ہے، خزانہ مخفی ہوتا ہے تو سوال پیدا ہو رہا تھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! آپ دنیا سے تشریف لے جائیں گے تو آپ کے ان خزانوں کا فائدہ امت کو کیا ہوگا؟ میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا میرے خزانے قیامت تک باقی ہیں اور امت کو فائدہ ہوگا کیونکہ خزانے کھلیں گے، رب نے مجھے خزانے بھی دیئے ہیں اور اور خزانے کھولنے والی چابیاں بھی دی ہیں۔ ہر صدی میں فرمایا میری چابیاں ہوں گی جو خزانہ کھولتی رہیں گی اور میرا خزانہ تقسیم ہوتا رہے گا اُن چابیوں میں سے ایک بڑی چابی کا نام حضرت فیض احمد اُویسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہے۔ "فَطُوبَى لِعَبْدٍ مِفْتَاحًا لِلْخَيْرِ مِغْلَاقًا لِلشَّرِّ" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: میری امت پریشان نہ ہو "حمل هذا العلم من كل خلف عدوله ينفون عنه تحريف الغالين وانتحال المبطلين وتأويل الجاهلين" ہر نئی Generation (نسل) میں میرے وارث ضرور پیدا ہوں گے وہ کیسے ہوں گے، فرمایا: صرف پڑھنے سے میرا وارث نہیں بنے گا، ساتھ اُس میں عقیدے کی عدالت بھی ہوگی تو پھر میرا وارث ہوگا "من كل

خلف عدوله" ہرنئی Generation (نسل) میں عادل لوگ میرے وارث ہوں گے، عالم ہونے کے ساتھ جو عادل ہوں گے۔ "یحمل هذا العلماء" اس کے حامل بھی ہوں گے اور پھر عادل بھی ہوں گے اور اصحابِ عدل اہلسنّت کا نام ہے کیونکہ ہمارے عقیدے میں ظلم نہیں نہ قول کا نہ فعل کا اب دیکھو" اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ" شرک ظلمِ عظیم ہے یعنی ایک طرف سو کا قاتل ہو وہ بخشا جائے اور دوسری طرف مشرک کی کوئی بخشش نہیں۔ سب سے بڑا ظلم عقیدہ کا ظلم ہے اور اللہ کا فضل ہے کہ اللہ نے اہلسنّت کو ہر قسم کے عقیدے کے ظلم سے پاک فرمایا۔ ظلم یہ ہوتا ہے "ولو يشاء بغير محل" جو جس کا مقام ہو اُسے اُس مقام پر نہ سمجھنا یہ ظلم ہے اور جو رب کے ساتھ شریک مانے وہ ظالم ہے، اُس نے سب سے بڑا ظلم کیا، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ناموس نہ پہچانے وہ ظالم ہے، جو صحابہ کرام علیہم الرضوان اور اہلِ بیت علیہم الرضوان کے بارے میں معاذ اللہ میلا خیال رکھ رہا ہے وہ ظالم ہے۔ اہلسنّت عدل والے ہیں کہ جن کے عقیدے میں کہیں بھی میل موجود نہیں، توحید، رسالت، صحابہ کرام، اہلبیت اطہار، اولیائے کرام، اس واسطے فرمایا کہ ہر زمانے میں عادل، عالم میرے وارث پیدا ہوتے رہیں گے، اُن کا کام کیا ہوگا صرف پڑھ لینا کافی نہیں اور صرف حسنِ عقیدہ کے بعد ڈیوٹی ختم نہیں ہوتی "ینفون عنه تحریف الغالین" ان کا کام یہ ہوگا کہ وہ میرے دین میں غالی لوگوں نے جو تحریف کی ہوگی وہ اُس کا حساب کریں گے "ینفون عنه" نفی کریں گے دین سے جدا کریں گے غالی لوگوں کی تحریک کو "وانتحال المبطلین" باطل پرستوں کی حیلہ سازی کا حساب کریں گے "وتأویل الجاهلین" اور جاہل لوگوں کی تاویل سے دین میں جو بگاڑ آچکا ہوگا وہ اُس کا محاسبہ کریں گے تو یہ تین بڑے شعبے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے وارثوں کے بیان کئے وہ ہمیں فیضِ ملت کی زندگی میں واضح طور پر نظر آتے ہیں۔ یعنی اُن کا عالم ہونا اور پھر اپنے علم کا حق ادا کرنا، قلم کے ساتھ کتاب لکھ کر، تدریس کے ساتھ، وعظ، دورہ قرآن، دورہ حدیث کے ساتھ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: " فَطُوبَی لِعَبْدٍ مِفْتَاحًا لِلْخَیْرِ مِغْلَاقًا لِلشَّرِّ" فرمایا میں اُمت میں اپنے علماء کو جو ہر دور میں پیدا ہوں گے اُن کو ایک کردار دے رہا ہوں وہ بیک وقت اُن کے دو تعارف ہوں گے، وہ چابی بھی بنے گے وہ تالہ بھی بنے گے "مِفْتَاحًا لِلْخَیْرِ" خیر کی چابی بنے گے وہ جہاں ہوں گے وہاں خیر ہے وہ اپنی زبان سے، اپنے علم سے، قلم سے بلکہ چپ بیٹھے ہوں تو اُن کی زیارت سے خیر کے دروازے کھلتے رہیں گے، ہر طرف وہ خیر کا سلسلہ ضرور کریں گے " مِغْلَاقًا لِلشَّرِّ" شر کے آگے تالہ بن جائیں گے جہاں ہوں گے وہاں بدعقیدگی کو نہیں آنے دیں گے، جہاں ہوں گے وہاں اہلسنّت کا جھنڈا لہرائے گا، جہاں ہوں گے وہاں ختمِ نبوت کا پرچم لہرائے گا، جہاں ہوں گے وہاں اہلسنّت وجماعت کے معتقدات کی چابی کی طرح وہ دروازہ کھولتے جائیں گے، فیض بٹتا جائے گا۔

"ہے قادری فقیروں کا جھنڈا اگڑھا ہوا"

دوسری طرف " مِغْلَاقًا لِلشَّرِّ" ہر قسم کا شر خواہ عمل کا ہو، خواہ علم کا ہو، خواہ عقیدہ کا ہو شر ہے ہر قسم شر کے سامنے تالہ بن جائیں گے، اُن کے ہوتے ہوئے کسی کی مجال نہیں کہ وہ اپنا شر پھیلا سکے۔ پاکستان کی سرزمین میں حضرتِ فیضِ ملت علیہ الرحمہ حدیث شریف کی روشنی میں چابی بھی بے مثال تھے تالا بھی بے مثال تھے۔ بہاولپور کی سرزمین میں رہ کر اُنہوں نے پنجاب کے خطہ سے جو علمی تحریک

شروع کی وہ صرف پاکستان میں نہیں پوری دنیا میں اُس کے اثرات مرتب ہوئے۔ پوری دنیا تک اُن کا یہ فیض پہنچا اور اُنہوں نے حق ادا کر دیا کہ اتنی کثیر تعداد کتابوں کی اور پھر اتنا جامع لکھنا، اتنا احسن انداز میں لکھنا اور اس طرح دلائل کے ساتھ مبرہن گفتگو کرنا یہ یقیناً آپ کا بہت بڑا احسان ہے ہم اہلسنّت و جماعت پر۔ اب ضرورت اس امر کی ہے کہ اُن کتابوں کو جو چھپ چکی ہیں ہم پڑھیں، ہم اُن کو سمجھیں، ہم اپنی اولادوں تک اُن کو منتقل کریں اور جو ابھی تک نہیں چھپی اُن کے چھپنے کا اہتمام کریں۔ اس سلسلہ میں صاحبزادہ فیاض احمد اُویسی صاحب کو میں خراجِ تحسین پیش کرتا ہوں جو کتابوں کے سلسلہ میں یہ اور ان کے دیگر برادران خصوصی طور پر کوشش کر رہے ہیں کہ حضرت کا لکھا ہوا سامنے آئے اور زیادہ سے زیادہ لوگوں کو فیض پہنچے۔ آج اُن کے عرسِ مقدّس کی یہ تقریب جو مدینہ منورہ میں منعقد ہے اور میں دیکھ رہا ہوں یعنی یہ عام تقریب نہیں بڑی خاص اور روحانی تقریب ہے اور اللہ والے دنیا سے جب جاتے ہیں اصل سفر پھر شروع ہوتا ہے۔

اقبال فرماتے ہیں:

تخمِ گل کی آنکھ زیرِ خاک بھی بے خواب ہے　　کس قدر نشو و نما کے واسطے بے تاب ہے

سردی مرقد سے بھی افسردہ ہو سکتا نہیں　　خاک میں دب کر بھی اپنا سوز کھو سکتا نہیں

پھول بن کر اپنی تُربت سے نکل آتا ہے　　یہ موت سے گویا قبائے زندگی پاتا ہے یہ

ہے لحد اس قوّتِ آشفتہ کی شیرازہ بند　　ڈالتی ہے گردنِ گردُوں میں یہ اپنی کمند

موت تجدیدِ مذاقِ زندگی کا نام ہے　　خواب کے پردے میں بیداری کا اِک پیغام ہے

تخمِ گل یعنی پھول کا بیج جب مٹی میں دفن ہوتا ہے تو تحریک ختم نہیں ہوتی اصل تحریک شروع ہوتی ہے۔ تخمِ گل کی آنکھ زیرِ خاک بھی بے خواب ہے یعنی پھول کا جو بیج ہے اُس کی آنکھ مٹی کے نیچے سوتی نہیں اُس کو نیند نہیں آتی بلکہ وہ جاگتی رہتی ہے اور پھر اُس سے شگوفہ نکلتا ہے پھر آگے پودا بنتا ہے، پھول بنتا ہے۔ یہ تحریک آگے چلتی ہے اس بنیاد پر یہ مومن اس کی ایک زندگی وہ ہے جو تلفظ کے لحاظ سے ہم حواسِ خمسہ سے معلوم کرتے ہیں لیکن ہر مومن کو اللہ ایک دوسری زندگی بھی دیتا ہے اور سانس رُکنے سے ایک ختم ہوتی ہے اور دوسری تو ویسے ہی برقرار رہتی ہے اور یہ کوئی فلسفہ ہمارا گھڑا ہوا نہیں یہ قرآن میں ہے: "اَوَ مَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَ جَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا".

یہ آیت تب نازل ہوئی جب سیّدنا حضرتِ امیر حمزہ امیر طیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے کلمہ پڑھا تو ابوجہل کے چیلے کہنے لگے حمزہ میں اور ہمارے سردار میں تو کوئی فرق نہیں، ایسے ہی جیسے آپس میں دوست ہیں اب حمزہ نے کلمہ پڑھ لیا اور ابوجہل نے نہیں پڑھا تو ہیں تو ایک جیسے، اب حمزہ کے فضائل بیان شروع ہوگئے۔ اللہ نے آیت نازل فرمائی: اتنا فرق ہے جتنا زندہ اور مردہ میں ہوتا ہے۔ "مَنْ كَانَ" جو مرضی میں مردہ تھا "فَاَحْيَيْنٰهُ" پس ہم نے اس کو زندہ کر دیا۔ یہ نصِ قرآنی ہے۔ اب حضرتِ حمزہ نے جب تک کلمہ نہیں پڑھا تھا کھاتے پیتے تھے، چلتے پھرتے تھے لیکن چونکہ کفر تھا تو قرآن اُس زندگی کو مان ہی نہیں رہا، وہ اُس وقت مردہ تھے "فَاَحْيَيْنٰهُ" پس ہم نے اُن کو زندہ کیا، کس سے؟ کلمہ سے۔ جس کلمہ سے حضرت امیر حمزہ زندہ ہوئے اللہ کے فضل سے ہم بھی اُسی کلمہ سے زندہ ہیں۔ ہاں

اُن کی زندگی ایک آفتاب جیسی ہماری ایک چراغ جیسی۔

نوٹ: یہ بیان حضور فیضِ ملت علیہ الرحمہ کے سالانہ عرس کے موقع پر کنز العلماء حضرت علامہ مولانا ڈاکٹر محمد اشرف جلالی صاحب نے رمضان المبارک ۱۴۳۹ھ شب جمعہ کو مدینہ منورہ میں فرمایا جس کا ایک حصہ جو کہ حضور فیض ملت علیہ الرحمہ کی سیرت کے حوالے سے تھا، صاحبزادہ مفتی محمد فیاض احمد اُویسی صاحب کے حکم پر فقیر نے کمپوز کر کے پیش کر دیا گیا ہے۔ (خادم اویسی باب المدینہ کراچی)۔

شرکائے تقریب میں: جدہ سے محترم محمد صابر غوری اپنے برادران و دیگر احباب کے ہمراہ شریکِ سعادت ہوئے۔ انجمن طلباء اسلام کے سابق رہنماء مہر محمد احسن اپنے احباب سمیت آئے، حضرت علامہ صاحبزادہ محمد اقبال اظہری علیہ الرحمہ کے صاحبزادے محمد ظفر اقبال اظہری المدنی قافلہ لیکر آئے۔ باب المدینہ کراچی سے برادر طریقت محترم محمد سہیل اویسی اپنے قافلہ سمیت حاضر ہوئے، لاہور سے محمد رفیق خان، حاجی محمد ارشد، پاکستان کے معروف قاری حق نواز سعیدی، قاری محبوب احمد چشتی جام پور، علامہ مفتی محمد شریف سعیدی میرپور سندھ۔ مدینہ منورہ کے احباب میں محترم محمد ذیشان قادری، محترم محمد صادق قادری، علی رضا قادری شریک ہوئے۔ امریکہ سے محمد احمد رضا فریدی۔ لنگر شریف کے پکوانے اور تقسیم کرانے میں محترم رمضان (مدنی مور) اور محترم محمد عباس اویسی (جدہ) حافظ محمد شہنواز اویسی، محترم خادم حسین نے بھرمعاونت کی۔ حضور فیضِ ملت کے خلیفہ مجاز حضرت سید شوکت حسین شاہ قادری رضوی اویسی جدہ سے تشریف لائے۔ حضرت قبلہ پیر سائیں سخی سید محمد عاشق علی قادری جیلانی رحمۃ اللہ علیہ (مدفون جنت البقیع شریف) کے شہزادگان حضرت پیر سید سردار علی شاہ، حضرت سید مردان علی شاہ (درگاہ دیھہ سوہو خیرپور میرس) رونقِ محفل ہوئے۔ حضور فیضِ ملت کے خادم خاص صوفی مختار احمد اویسی شریک سعادت ہوئے۔

☆......☆......☆

مفتی محمد صالح اویسی علیہ الرحمہ کے لیے ایصال الثواب: زہے نصیب۔۔۔ آج ۲۰ رمضان المبارک ۱۴۲۹ھ منگل افطاری کی سعادت مدینہ منورہ گنبد خضری شریف کے سامنے باہر صحن حرم گیٹ نمبر ۳۹ پہ نصیب ہوئی بہت سارے احباب جمع ہیں آنے والے دن شیرِ خدا مولائے کائنات حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا یوم شہادت ہے۔ اور آج میرے برادر اکبر شیخ الفقہ والمیراث علامہ مفتی محمد صالح اویسی شہید رحمۃ اللہ علیہ کا یوم وصال بھی ہے فقیر نے آج کے وظائف اندر حرم شریف میں پڑھے تلاوت و نوافل کا ثواب حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی خدمت میں پیش کر کے اپنے بھائی صاحب کے روح کو بخشا۔ (محمد فیاض احمد اویسی مدینہ منورہ)۔

﴿جو ملتا اسے ایسا پیار دیتے کہ وہ آپ کا گریدہ ہوجاتا﴾

(آٹھواں سالانہ عرس حضور فیضِ ملت محدث بہاولپوری نور اللہ مرقدہٗ کی تقریبات کی روائیداد۔ ابو عبداللہ محمد اعجاز احمد اویسی)

حدیث مبارکہ ہے کہ "ذکر الانبیاء عبادة وذکر الصالحین کفارة" یعنی انبیاء کرام کا ذکر عبادت ہے اولیاء کاملین کا ذکر گناہوں کا کفارہ ہے۔ اہلِ اللہ کی پہچان یہ ہے کہ جب ان کی محفل میں بیٹھیں تو اللہ تعالی اور اس کے پیارے محبوب کریم صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم کے تذکرے سننے کو ملتے ہیں ان کی زندگی بندگانِ خدا کے لیے رشد وہدایت کا باعث ہوتی ہے حضور فیضِ ملت علامہ الحاج حافظ محمد فیض احمد اویسی رضوی محدث بہاولپوری علیہ الرحمہ انہی مقبولان الٰہی میں سے ہیں جنہوں نے اپنی زندگی ذکر وفکر، درس وتدریس، اور تصنیف وتحریر میں بسر کی۔ بنابریں ان کی یادِ مجالس ہر لحہ کسی نہ کسی صورت میں منائی جاتی ہے آپ کے لاکھوں تلامذہ اور ہزاروں رسائل وکتب کے ذریعے آپ کی یادیں ہمیشہ زندہ وتابندہ ہیں۔ مگر رمضان المبارک کے شروع ہوتے ہی آپ کے عرس مبارک کی تقریبات کا سلسلہ شروع ہوجاتا ہے۔ (مدینہ منورہ میں عرس مبارک کی کا احوال آپ گذشتہ صفحات میں پڑھ چکے ہیں)۔

﴿اعراس اولیاء اللہ خرافات سے مکمل پرہیز؟﴾

یہ خیال رکھنا ضروری ہے کہ عرس کے موقع پر خلافِ شرع کوئی کام شامل نہ ہو۔ مثلاً مردوں عورتوں کا مخلوط اجتماع، عرس کو کاروبار بنانا، ناچ گانا، ڈھول، دھمال، تھیٹر وکشتیاں وغیرہ، ہرگز ہرگز جائز نہیں۔ ماضی میں عرس مبارکہ کے اجتماعات ذریعہ تبلیغ ہوا کرتے تھے، لوگ حصولِ فیض کے لیے حاضر ہوتے تھے، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر سال شہداء احد کے مزارات پر تشریف لے جاتے اور ان کے لیے دعا فرماتے تھے۔ مزید مطالعہ کے لیے حضور فیضِ ملت نوراللہ مرقدہٗ کی تصنیف ''عرس کیا ہے؟'' ملاحظہ فرمائیں۔

☆ آٹھویں سالانہ عرس مبارک کی مرکزی تقریبات بہاولپور، مزار فیضِ ملت مفسرِ اعظم پاکستان محدث بہاولپوری میں ہوئی تفصیلات قارئین کرام کی خدمت میں پیش ہیں۔

سوشل میڈیا پر عرس مبارک کا اشتہار شائع ہوا تو ملک بھر سے حضور فیضِ ملت مفسرِ اعظم پاکستان نوراللہ مرقدہٗ کے مریدین وخلفاء، (احباب طریقت) اور آپ کے تلامذہ نے عرس پاک کی تقریبات میں آنے کی تیاری شروع کردی، مختلف اشتہارات پمفلٹ دعوت نامے شائع کرکے احباب تک پہنچانے کا اہتمام کیا۔ دیگر شہروں میں رہنے والے احباب سے انفرادی رابطے کئے۔ جبکہ شوال کا چاند نظر آتے ہی عرس مبارک کے پینافلکس واشتہارات شائع ہوئے، بہاولپور ومضافات میں پبلک مقامات پر آویزاں کرائے گئے۔ مختلف علاقہ جات میں مذہبی تقریبات اور جمعۃ المبارک کے اجتماعات میں عوام وخواص کو شرکت کی دعوت دی گئی، مشائخ وعلماء کرام تک دعوت نامے پہنچانے کے لیے جامعہ کے سابقہ فضلاء کرام نے ڈیوٹی نبھائی۔ ☆ ۱۵ شوال المکرّم ۱۴۳۹ھ ہفتہ کو ملک کے مختلف علاقوں سے قافلے بہاولپور پہنچنا شروع ہوگئے جو اختتامی تقریب تک برابر آتے رہے۔

☆ وردِ بخاری شریف: ۱۵ شوال المکرّم ہفتہ بعد نماز ظہر حضرت استاذ العلماء علامہ محمد امیر احمد نوری نقشبندی اویسی (شیخ الحدیث جامعہ ہذا) کی نگرانی میں حضور فیضِ ملت کے ارشد تلامذہ حضرت علامہ صاحبزادہ محمد فیاض احمد اویسی، حضرت علامہ مولانا مفتی محمد متین نقشبندی اویسی مہتمم وشیخ الحدیث جامعہ فخر العلوم بہاولپور (ودیگر علماء کرام) نے ''الجامع الصحیح المسند المختصر من أمور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' المعروف بخاری شریف کی احادیث مبارکہ کا ورد کیا۔

لنگر شریف: ☆ بعد نماز مغرب لنگر نبویہ، غوثیہ، اویسیہ سے قبل ختم شریف پڑھنے کی سعادت حضرت قاری ممتاز احمد قمر سرگودھا

اور پروفیسر علامہ حسن نواز اویسی (لودھراں) نے حاصل کی ،جگر گوشہ حضور فیض ملت علامہ محمد فیاض اویسی نے دعا کرائی۔ جامعہ اویسیہ کے طلباء نے لنگر غوثیہ اویسیہ خوب نظم وضبط کے ساتھ تقسیم کیا۔ جبکہ مہمان علماء ومشائخ کرام کی مہمان نوازی نہایت احسن انداز میں کی۔

مرکزی نشست: ☆۱۶شوال المکرّم شب اتوار مرکزی نشست بعد نماز عشاء تلاوت کلام الٰہی سے شروع ہوئی۔ معروف ثناء خوان حضرات نے نذرانہ نعت شریف پیش کیا۔

☆واعظ خوش الحان مولانا محمد ربنواز اویسی (گوجرنوالہ) نے اولیاء کاملین کے عرس مبارک کے حوالہ سے بہت جاندار گفتگو فرمائی۔ مدارس اور درس وتدریس کی اہمیت کو نہایت دلائل سے واضح کیا کہ ولایت علم دین پڑھنے اور پڑھانے میں ہے۔

مصلح امت فاضل عالم دین علامہ مولانا محمد اجمل رضا قادری (گوجرانوالہ) بہت میٹھے اور دھیمے لہجے (مگر پرتاثر) اپنے خطاب کا آغاز کیا قرآن پاک کے حوالہ اولیاء اللہ کی پہچان ان کے فرائض کو بیان کیا۔

حضور فیضِ ملت نور اللہ مرقدہٗ کے حسن اخلاق کے ذاتی مشاہدات بیان کرتے ہوئے کہا کہ حضرت سے جو ملتا اسے ایسا پیار دیتے کہ وہ آپ کا گریدہ ہوجاتا آپ کا پیار امیر وغریب پیر ومرید سب کے لیے یکساں تھا۔ انہوں نے بے عمل پیروں اور علماء کو حضور فیضِ ملت کی باعمل زندگی کا احوال سنا کر کہا کہ وقت کا تقاضہ ہے کہ باکردار ہوکر تبلیغ وتدریس کا فریضہ انجام دیں، کہا کہ حضور فیضِ ملت کی تدریس وموا عظ حسنہ میں عقائد کی پختگی کا درس ملتا تھا آپ عقائد باطلہ کا رد قرآن وحدیث کی روشنی میں امثلہ کے ساتھ بیان فرماتے تھے جو عوام وخواص کے ذہن نشین ہوجاتے۔ انہوں نے دلائل کے ساتھ بیان کیا کہ جاہل کبھی بھی ولی نہیں ہوسکتا عالم دین ہی سجادہ نشین ہوتا ہے۔ انہوں نے اس بات پر بھی نہایت خوشی کا اظہار کیا کہ جامعہ اویسیہ رضویہ اپنی تعلیمی تدریسی منزلیں طے کررہا ہے یہ حضرت اویسی صاحب کا روحانی تصرف ہے کہ آپ کی اولادِ صالحہ کے ذریعے آپ کا لگایا ہوا علم کا گلستان آباد ہے میری دعا ہے کہ اللہ کرے آباد وشاد رہے۔

رات کافی بیت چکی تھی موسم نہایت ہی خوشگوار ہوگیا تھا مدینہ منورہ کی ٹھنڈی ہوائیں مدینے کے بھکاری کے عرس کی تقریبات کو پرکیف بنائے ہوئے تھیں مجمع میں بیداری کا عالم بتا رہا تھا کہ اہلسنت جاگ رہے ہیں ایسے میں شب چراغاں ابجے کے قریب مجلس عرس کا اختتام ہدیہ درود وسلام کے ساتھ ہوا دعا کے بعد لنگر نبویہ اویسیہ تقسیم ہوا۔

عرس کی آخری نشست: ☆۱۶رشوال المکرّم (یکم جولائی) بروز اتوار نماز فجر کے بعد حسب معمول ایک تسبیح درود پاک اور ایک کلمہ شریف کے بعد ختم خواجگان پڑھا گیا اور ملک وملت کی سلامتی اور ملک بھر سے آنے والے زائرین کے لیے خیر وعافیت سے بہاولپور پہنچنے اور خیر وبرکت سے اپنی جھولیاں بھر کر اپنے اپنے گھروں کو واپس جانے کی دعا کی گئی۔ ☆صبح آٹھ بجے کے بعد مولانا غلام مجتبیٰ اویسی (بہاولپور) کی نقابت سے عرس شریف کی آخری نشست کا آغاز تلاوت کلام الٰہی سے حضرت قاری محمد مزمل مدرس جامعہ اویسیہ رضویہ نے کیا۔ جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور کے فضلاء مولانا غلام مجتبیٰ اویسی، علامہ مولانا غلام دستگیر قادری

نے اپنے تعلیمی دور کی آپ بیتی بیان کیں حضور فیضِ ملت علیہ الرحمہ کے اندازِ تربیت پر سیر حاصل گفتگو کی۔ ☆ حضور فیضِ ملت کے مایہ ناز شاگرد جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور کے فاضل حضرت مولانا مفتی مختار علی رضوی (گجر خان راولپنڈی) نے اپنے خطاب میں حضور فیضِ ملت محدث بہاولپوری کی حق گوئی بے باکی پر گفتگو میں اپنے مشاہدات بیان کیے۔ ☆ حضور فیضِ ملت کے بہت ہی پیارے تلمیذ رشید اور خلیفہ مجاز حضرت علامہ پیرزادہ سید محمد منصور شاہ اویسی (سجادہ نشین دربار سلطان سید عبدالواحد شاہ میانوالی) نے اپنے خطاب میں کہا کہ میرے مرشد گرامی حضور فیضِ ملت مفسرِ اعظم پاکستان علامہ الحاج محمد فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ علیہ کی ہر ہر ادا سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تھی۔ طلباء کا اندازِ تربیت بہت عمدہ تھا، آپ ہر طلباء کی علمی صلاحیت کے ساتھ عملی زندگی کے لیے پہلے خود عمل کر کے دیکھایا کرتے تھے۔ انہوں نے یہ کہا کہ باذن اللہ حضور فیضِ ملت علیہ الرحمہ وصال کے بعد بھی اپنے عقیدتمندوں سے پیار کرتے ہیں۔ ☆ آج نشست میں خطاب کے لیے اہلسنت کے جواں سال بے باک خطیب حضرت علامہ مفتی محمد ثمر عباس قادری (دارالسلام ٹوبہ) کو دعوت خطاب دی گئی انہوں نے خطبہ میں حمد وصلوٰۃ کے بعد عقیدہ اور اعمال پر ایسے جامع بیان کیا کہ مجمع میں ہر دل حرارت ایمانی سے گرما گیا۔ انہوں نے کہا کہ ایمان کا محور و مرکز جانِ ایمان، مغزِ قرآن نبی کریم روف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات ہے۔ جوان سے وابستہ ہے وہ دنیا وآخرت میں بامقصد و بامراد ہے۔ مزید کہا کہ حضرت فیضِ ملت علیہ الرحمۃ نے زندگی بھر یہی سبق تدریس وتحریر اور تقریر کے ذریعے سکھایا سمجھایا کہ: وہ جہنم میں گیا جوان سے مستغنی ہوا۔

صاحبزادہ محمد فیاض احمد اویسی نے مقاصد عرس بیان کیے۔ اور ملک کے طول و عرض سے آنے والے برادرانِ طریقت کو مرشد کریم حضور فیضِ ملت محدث بہاولپوری کے مشن کو کامیاب کرنا ہم سب پیر بھائیوں کی اہم ترین ذمہ داری ہے آپ کا لگایا گلستان جامعہ اویسیہ رضویہ سیرانی مسجد کی آبیاری کرنا ہم سب کا روحانی فریضہ ہے۔ تمام اویسی برادران یہ عزم کریں کہ اپنے اولاد میں سے ایک بچہ دینی تعلیم کے لیے وقف کریں۔ انہوں نے عوام اہلسنت سے اپیل کی حالات کا تقاضہ ہے کہ اپنی توانائیاں مدارس اہلسنت کو مضبوط کرنے پر صرف کریں۔ تقریبات میں نقابت کے فرائض نبیرہ فیضِ ملت صاحبزادہ محمد کوکب ریاض اویسی نے انجام دیئے۔ مجلسِ عرس کا اختتام صلوٰۃ وسلام پر ہوا۔ حضور فیضِ ملت کے شاگرد رشید حضرت سید محمد مسرت حسین شاہ بخاری اویسی مہتمم مدرسہ انوار القرآن (خلیل آباد) اور پروفیسر حافظ محمد حسن نواز اویسی، قاری ریاض احمد گولڑوی نے ختم شریف پڑھا اور دعا کے بعد احباب طریقت نے نہایت نظم وضبط سے لنگر نبویہ اویسیہ تقسیم کیا۔ ظہر کے بعد ملک بھر سے آنے سابق فضلاء اور مریدین منسلکین نے شہزادگان فیضِ ملت سے اجازت چاہی دعاؤں کے ساتھ قافلے اپنے اپنے گھروں کو چل دیئے۔

☆......☆......☆

عرس مبارک کی تقریبات کی جھلکیاں

☆ بہاولپور ومضافات سے اہلِ محبت کے قافلے کاروں، بسوں، جیپوں کے ذریعے عرس مبارک پر پہنچتے رہے۔ عرس مبارک کی تمام تقریبات میں حضرت جانشین حضور فیضِ ملت علامہ محمد عطاء الرسول اویسی، جگر گوشہ فیض ملت حضرت صاحبزادہ محمد فیاض

احمد اویسی، حضرت جگر گوشہ محدث بہاولپوری علامہ محمد ریاض احمد اویسی اول تا آخر شریک رہے۔☆ بہاولپور ومضافات اور ملک کے دیگر علاقہ جات سے آنے والے برادرانِ طریقت وحضور فیضِ ملت نور اللہ مرقدہٗ کے خلفاء کرام کی قیادت میں آنے والے قافلے جب مزار شریف پر چادر پوشی کے لیے محکم الدین سیرانی روڈ سے قصیدہ بردہ شریف کے ورد کے ساتھ سیرانی سٹریٹ میں پہنچتے تو قابل دید منظر ہوتا۔☆ حضور فیضِ ملت مفسرِ اعظم پاکستان قدس سرہٗ کے ایصال الثواب کے لیے ختمات قرآن پاک اور اوراد وظائف کلمات حسنات طیبات جمع کرنے میں احبابِ طریقت نے کافی ہمت کی۔☆ مکتبہ اویسیہ رضویہ بہاولپور وسیرانی کتب خانہ بہاولپور نے حضور فیضِ ملت علیہ الرحمہ کی مطبوعات خصوصی ڈسکاؤنٹ ۵۰ فیصد پر آنے والے حضرات کو دیتے رہے یہ پیشکش ۳۰ جولائی تک جاری ہے قارئین کرام اس سے فائدہ حاصل کریں۔☆ پاکستان کے مختلف شہروں میں فیضِ ملت علیہ الرحمہ کے عرس مبارک کی تقریبات ہوئیں۔ خانوادہ ان تمام حضرات کے خلوص کا دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مشکور ہے۔ اللہ تعالیٰ سب احباب کو اجرِ عظیم عطاء فرمائے۔ آمین بحرمت سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔

☆......☆......☆

﴿حضرت فیض مجسم﴾

دو دن قبل سرزمین بہاولپور میں ایک ایسی عظیم شخصیت کا عرس پاک تھا کہ جنہیں ''کوہِ نور'' قسم کے ہیروں میں تولا جاتا تو بھی حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا۔ سرکار سیدی محدث اعظم پاکستان قدس سرہ العزیز سے ٹینٹ کی سایہ تلے اکتساب علم کے بعد وہ لحہ لحہ فیض لٹاتے گئے۔ سرتاپا فقر و درویشی کی زندہ مثال۔ عربی، فارسی اور اردو زبان میں لکھنے والی عظیم شخصیت۔ برصغیر ہی نہیں بلکہ براعظم ایشیا کے واحد لکھاری کہ جنہوں نے امتِ مسلمہ کو تفسیر، حدیث، فقہ اور عقائد کے متعلق قریب ''چار ہزار'' کتابوں کا تحفہ عطا فرمایا۔

حجرے سے مسجد، گھر سے دوسرے شہر تک، سفر ہو یا حضر وہ تھے اور قرطاس وقلم

ان کا تعلق مسلک حق اہلسنت و جماعت سے ہے، یہ بات اہلسنت کیلئے باعث عزت اور خود ان کیلئے شاید کسی امتحان سے کم نہ تھی۔ ختم وعرس، محفل نعت ومحفل سماع پر کروڑوں روپے خرچ کرنے والی قوم آج تک ان کی شاید ''ایک ہزار'' کتب بھی شائع نہ کر سکی۔ ان کی سادگی اور مرکزِ عشق مدینہ منورہ سے انمٹ محبت کا عالم یہ تھا کہ ان کے سینہ پر ایک بیج ہوتا جس پر لکھا ہوتا: ''مدینے کا بھکاری'' راقم الحروف کو انکی زیارت اور مہمان داری کا شرف حاصل ہے اور انہوں نے اس فقیر کو ''ابوالوفا'' کنیت عطا فرمائی۔ میری مراد فیض مجسم، مفسر ومحدث، مخدوم اہلسنت حضرت فیض احمد اویسی رحمہ اللہ تعالیٰ ہیں۔

جو آج بھی یہ فرماتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں کہ: ''ملنے کے نہیں نایاب ہیں ہم''۔

(محمد حامد سرفراز قادری رضوی غفرلہ سمندری فیصل آباد)

☆......☆......☆

﴿قراردادِ مذمت﴾

منکرینِ ختمِ نبوت قادیانیوں کے خلاف برصغیر میں عدالتی فیصلہ دینے والے سرزمین بہاولپور کے عظیم فرزند ولی کامل سچے عاشق رسول جج محمد اکبر خان صاحب کا نام سنتے ہی اہلِ ایمان اپنے سینے میں خاص ٹھنڈک محسوس کرتے ہیں۔ان کے فیصلے کی روشنی میں ۱۹۷۴ء میں پاکستان کی نیشنل اسمبلی میں متفقہ طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا۔ بنابریں مرزا قادیانی کی پلید ذریت کے لیے جج محمد اکبر خان کی ذات تلوار کی حیثیت رکھتی ہے کیونکہ نہ ہو کہ جج صاحب نے حق و باطل کے درمیان ایک ایسا فیصلہ کیا جو آج تک منکرین ختمِ نبوت کا منہ کالا ہے۔اس عظیم اور تاریخی فیصلہ کے بعد منکرین ختمِ نبوت کی کوشش رہی کہ جج محمد اکبر خان کی شخصیت کو گم نام کر دیا جائے وہ ہر دور میں اپنی ناکام کوشش کرتے رہے مگر اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کریم روف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عشاق کو ہمیشہ روشن وتابندہ فرماتا رہا ہے۔حال میں محلّہ مبارک پور بہاولپور میں جج محمد اکبر خان کے مزار کو منہدم کرنے کی قادیانی سازش آشکار ہوئی محلّہ میں موجود مسجد جج اکبر کے ملحقہ مزار شریف کو مسجد کی تعمیر نو کرنے کے بہانے وہاں سے ہٹانے کی سازش کی گئی جج صاحب کے خانوادے کو جب اس مذموم سازش کا علم ہوا تو انہوں نے صدائے احتجاج بلند کی مزار کو مسمار کرنے کے لیے مسجد کا ایک نقشہ بھی منظر عام پر لایا گیا، باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا یہ ساری سازش قادیانیوں کی ہے اہلِ اسلام کا یہ عظیم اجتماع حکومت وقت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانیوں کی اس سازش کو بے نقاب کیا جائے مسجد جج اکبر کو واگزار کرا کے جج اکبر صاحب کے خانودے کے ذمہ دار حضرات کے سپرد کیا جائے۔جج محمد اکبر خان صاحب کی تحریری وصیت کے مطابق وہاں مسجد ومدرسہ کا اہتمام کیا جائے جہاں محافل درود وسلام کا انعقاد ہو۔

حکومت وقت نے اگر اس حساس ترین معاملہ کا فی الفور نوٹس نہ لیا تو بہاولپور کے غیور مسلمان اپنے قیمتی اثاثے کی حفاظت کے لیے ہر قربانی دینے کے لیے تیار ہیں۔(منجانب اہلیان بہاولپور)۔

﴿دعائے مغفرت کی اپیل ہے﴾: اہلسنت کے عظیم قلمکار میرے برادر طریقت حضرت مولانا غلام حسن اویسی (چک ۱۱ کے بی پاکپتن شریف) کی اہلیہ محترمہ رمضان المبارک کے آخری عشرہ فوت ہوئیں۔

☆حضور فیضِ ملت محدث بہاولپوری علیہ الرحمہ کے چچازاد بھائی جام سلطان احمد لاڑ (حامد آباد رحیم یار خان) ۱۶ رشوال المکرّم ۱۴۳۹ھ فوت ہوئے۔☆محمد آصف اختر خان بہاولپور کی محترمہ والدہ ماجدہ فوت ہوئیں۔☆حضرت بابا سید نذیر احمد شاہ دیسولہ والے بہاولپور کے پوتے صاحبزادہ سید عبدالباسط شاہ اللہ کو پیارے ہوئے۔

(انا للہ وانا الیہ راجعون)

جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور میں مرحومین کے ایصال الثواب کے لیے فاتحہ خوانی ہوئی۔قارئین کرام سے دعائے مغفرت کی اپیل ہے۔

☆......☆......☆

دلائل الخیرات شریف: دلائل الخیرات شریف مختلف صیغوں پر مشتمل گلدستہ درود و سلام اور دعاؤں کا مجموعہ ہے یہ وہ عظیم کتاب ہے جو دنیا کے کونے کونے میں پڑھی جاتی ہی۔ تمام معروف سلاسل طریقت کے شیوخ خود بھی اس کا ورد کرتے ہیں اور اپنے مریدین کو بھی پڑھنے کی تلقین کرتے ہیں۔ بارگاہ نبوی میں اس وظیفہ درود وسلام کی قبولیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعض خوش بختوں کو اس کتاب کی خود اجازت فرمائی۔

حضور فیضِ ملت علیہ الرحمہ نے ۱۹۵۲ء میں حضور فیضِ ملت نور اللہ مرقدہٗ فیصل آباد سے حضور سیدی محدث اعظم پاکستان قدس سرہٗ سے دورہ حدیث کی تکمیل کرکے اپنے آبائی گاؤں حامد آباد (ضلع رحیم یار خان) آکر مدرسہ اویسیہ منبع الفیوض کا آغاز فرمایا تو اطراف سے تشنگان علوم پروانہ وار حاضر ہوئے۔ آپ نے طلباء کو نہ صرف ظاہری علوم سے بہرہ مند فرمایا بلکہ ان کی روحانی تربیت اور تزکیہ قلوب کا فریضہ بہت عمدہ انداز سے نبھایا۔ رات کے پچھلے پہر نماز تہجد کے لیے جملہ شعبہ جات کے طلباء کا بیدار ہونا بہت ضروری تھا نوافل تہجد کے بعد تلاوت کلام الٰہی اور دلائل الخیرات شریف کی باقاعدہ نشست ہوا کرتی تھی اس طرح دلائل الخیرات شریف نہ صرف آپ کے اوراد میں شامل تھی بلکہ سینکڑوں احباب طریقت اور اپنے اشد تلامذہ کو آپ نے اسکی اجازت عطاء فرمائی فقیر کو اپنے مبارک ہاتھ نہ صرف پڑھنے کی بلکہ دیگر احباب کو پڑھانے کی اجازت عطاء فرمائی، الحمدللہ فقیر نے بے شمار احباب کو اس کی اجازت دی۔

اشاعت: حضور فیضِ ملت علیہ الرحمہ نے دلائل الخیرات کو بارہا مرتبہ شائع کرایا۔ ۱۹۵۰ء کی دہائی میں آپ نے دلائل الخیرات شریف مع طریقہ تلاوت حامد آباد جیسے شہروں سے دور افتادہ گاؤں سے شائع فرمائی۔ پھر ۱۴۱۸ھ میں حضرت الحاج محمد رضا فریدی (امریکہ) نے مجموعہ وظائف اویسیہ کے نام سے دلائل الخیرات (مترجم)، درود مستغاث شریف، حزب البحر کے کئی ایڈیشن شائع کرا کے پاک و ہند اور امریکہ میں فری تقسیم کرائے اور حلقہ چشتیہ صابریہ کراچی نے بھی دلائل الخیرات (مترجم) اعلیٰ کاغذ پر بہت نفیس طباعت کے ساتھ بارہا مرتبہ شائع کرا کے فی سبیل اللہ تقسیم کرایا۔ اسلام آباد کے محترم قدیر احمد صاحب نے دلائل الخیرات (مترجم مع مختصر حاشیہ) آرٹ پیپرز پر شائع کرا کے فی سبیل اللہ کرایا۔ اب حال ہی میں ہمارے مخلص پیر بھائی حاجی محمد سرور اویسی نے کتب خانہ امام احمد رضا دربار مارکیٹ لاہور سے نئی کمپوزنگ کے ساتھ اس کو شائع کیا ہے۔ (۶۶ گرام کاغذ مضبوط رنگین دیدہ زیب جلد صفحات ۳۸۴)۔ (کتاب منگوانے کے لئے رابطہ فرمائیں 00923338173630)۔

کیا انسان بندر تھا؟: مصنف: صاحبِ تصانیفِ کثیرہ، فیضِ ملّت، شیخ التفسیر والحدیث، خلیفہ مفتی اعظم ہند، الحاج الحافظ ابو الصالح مفتی محمد فیض احمد اُویسی رضوی محدث بہاولپوری نور اللہ مرقدہٗ۔ زیرِ نظر رسالہ انسان کے بندر ہونے سائنسی تحقیق کارد۔ انسان عالمِ صغیر ہے یعنی انسان میں ایک جہان آباد ہے۔ انسان عالمِ ارواح میں کیا تھا۔ تصوف بھرے انداز ے میں انسان کی معلومات اور بہت کچھ۔۔

(تحریک اتحادِ اہلسنّت پاکستان باب المدینہ کراچی نے خوبصورت انداز میں شائع کیا۔ منگوانے کے لیے رابطہ نمبر 00923132162433)

☆......☆......☆

﴿اجتماعی قربانی میں حصہ لیں﴾

آپ کے دارالعلوم جامعہ اویسیہ رضویہ سیرانی مسجد بہاولپور میں عید قربانی کے موقعہ پر اجتماعی قربانی کا اہتمام کیا گیا ہے۔آپ خود و دیگر احباب کو اس اجتماعی قربانی میں حصہ ملانے کی ترغیب دیں۔ بیرونی مخیّر حضرات بھی حصہ لیں۔

(رابطہ کے لیے: 00923009684391 00923006825931)

☆......☆......☆

منزل بہ منزل جلد اول ودوم: مفسرِ اعظم پاکستان فیضِ ملت شیخ الحدیث والتفسیر علامہ الحاج حافظ محمد فیض احمد اویسی رضوی نوراللہ مرقدہٗ نے جو علمی و دینی خدمات انجام دیں ان سے ایک زمانہ واقف ہے۔حضرت صاحب علیہ الرحمۃ نے تقریباً نصف صدی تک ملک کے کونے کونے میں جا کر دورۂ تفسیرِ القرآن پڑھائے، جن میں مکمل قرآن پاک کی تلاوت کے ساتھ ترجمۂ قرآن کی تفسیر بھی بیان فرماتے۔پیشِ نظر کتاب میں آپ کے انہی پچاس سالہ دورہ ہائے تفسیر القرآن کی تفصیلات کو سال بہ سال اور منزل بہ منزل پیش کیا گیا ہے۔ان دونوں جلدوں میں دورہائے تفسیرِ القرآن ۱۹۶۱ء تا ۱۹۸۸ء تک کی تفصیلات ہیں۔اللہ تعالیٰ بزم فیضانِ اویسیہ پاکستان ٹرسٹ (باب المدینہ) کراچی کے تمام احباب اور ان کے معاونین کو جزائے خیر عطا فرمائے کہ جو برابر حضور مفسرِ اعظم پاکستان علیہ الرحمۃ کی کتب شائع کر رہے ہیں۔دونوں جلدیں کمپوٹر کتابت عمدہ طباعت اعلیٰ کاغذ مضبوط رنگین فی جلد عام ہدیہ 500 روپے ہے مگر حضور فیضِ ملت علیہ الرحمہ کے تلامذہ کے لیے خصوصی رعایت دو جلد صرف 500 روپے بھیج کر طلب کریں۔

(دفتر ماہنامہ "فیضِ عالم" جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور 00923006825931)

☆......☆......☆

مدینہ منورہ کی مشک بار فضاؤں میں علامہ فیاض احمد اویسی سے ایک ملاقات:

(علامہ غلام مصطفیٰ رضوی (نوری مشن مالیگاؤں انڈیا)

فروری ۲۰۱۸ء کی شام تھی۔مدینہ منورہ کی مشک بار فضائیں۔ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا مشامِ جاں کو معطر کر رہی تھی۔سبز گنبد کی زیارت سے نگاہوں کو نور اور دل کو سُرور مل رہا تھا۔چند ساعتیں گزریں کہ عالمِ باعمل صاحبزادہ فیاض احمد اویسی (مدیر ماہنامہ فیض عالم بہاول پور، منتظم جامعہ اویسیہ رضویہ بہاول پور) سے شرفِ ملاقات حاصل ہوا۔موصوف علم دوست ہیں۔مصنف کتبِ کثیرہ خلیفہ مفتی اعظم علامہ محمد فیض احمد اویسی رضوی علیہ الرحمہ کے لائق و فائق فرزند ہیں۔صاحبِ علم وقلم ہیں۔عاشقِ رسول وفدائے طیبہ ہیں۔وارفتگی شوق نے نواز دیا۔عطا کی بارشوں نے سرشار کیا۔محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جود وعطا کی نوازش ایسی کہ مدتوں سے طیبہ میں قیام۔

سبحان اللہ!

اسیر جس کو بنا کر رکھیں مدینے میں
تمام عمر وہ رہائی کی دُعا نہ کرے

محبتوں کے رشتے بھی بڑے مضبوط ہوتے ہیں، دوریاں ختم کردیتے ہیں، محبوب پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے درِ پاک پر ملے۔ دیارِ محبوب میں محبوب کی باتیں۔ رُوبرو جمالِ گنبدِ خضریٰ جہاں ہوائیں بھی مودب چلتی ہیں، فضائیں بھی مہکی مہکی، پروانے ہروقت نثار، غبار بھی پاکیزہ، جہاں ملائکہ بھی وارفتہ آتے ہیں اور حاضری وحضوری کے باہم ارتباط سے محبتوں کی معراج ہوتی ہے:

عنبر زمیں عبیر ہوا مشک تر غبار

ادنیٰ سی یہ شناخت تری رہ گزر کی ہے

صاحبزادہ فیاض احمد اویسی کے والد علامہ محمد فیض احمد اویسی عظیم مصنف گزرے ہیں جن کی کتابیں محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جذبات سے لبریز ہیں۔ جن کی تحریر کتاب وسنت کی تعلیمات سے مرصع۔ جنھوں نے سیرت کے سیکڑوں پہلوؤں پر اشہبِ فکر ایسا چلایا کہ ایمان کی کھیتی تازہ ہوگئی۔ نوری مشن مالیگاؤں نے علامہ اویسی کی کئی کتابیں محبوب پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعظیم وسیرت کے حوالے سے شائع کر کے تقسیم کیں۔ ان کا تذکرہ فرماتے ہوئے صاحبزادہ فیاض احمد اویسی نے مشن کے لیے دعاوں کی سوغات محبوب پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جلوؤں میں نذر کی۔ راقم کے قلم کام کو سراہا۔ بات محبوب پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جودو عطا، نوازش واکرام پر ہورہی تھی۔ نعتوں کی سوغاتیں تھیں۔ جب نعت بیاں ہوتو گلشنِ نعت کے عندلیبِ خوش نوا اعلیٰ حضرت کا ذکر آ ہی جاتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نوازشات نے اعلیٰ حضرت کے نام وکام کو جاوداں کردیا؛ جب طیبہ کی یاد آتی ہے نعتِ رضا کے لفظوں سے ہم اظہارِ قلبی کی ہمت پاتے ہیں۔ ابھی شب کا دامن دراز نہیں ہوا تھا۔ نور کی خیرات بٹ رہی تھی کہ ہم قیام گاہ آ گئے۔

مدینہ منورہ کی اقامت بھی سعادت کی بات ہے۔ صاحبزادہ فیاض احمد اویسی اس سعادت سے بہرہ ور ہیں؛ انھوں نے ماحضر کا اہتمام کیا۔ کچھ علمی باتیں رہیں۔ اشعارِ رضاؔ پر گفتگو ہوئی۔ علامہ اویسی کی خدمات کا ذکر ہوا۔ جن کی پانچ ہزار کے لگ بھگ کتابیں موجود ہیں۔ فہرستِ کتب علم کے موتی مطبوع ہے۔ موصوف نے پیش کی۔ راقم نے ملاحظہ کی۔ سیکڑوں کتابیں ناموسِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے موضوع پر ہیں۔ آپ نے بیک وقت عقیدہ، تفسیر، سیرت، اصلاح، حدیث، رجال، علومِ دینیہ، فقہ، تزکیہ پر قلمی کام کیا۔ جس کا نتیجہ ہے کہ تین ہزار کے لگ بھگ کتابیں شائع ہوچکی ہیں۔ صاحبزادہ فیاض احمد اویسی نے بتایا کہ:

والد ماجد کی کتابوں پر تخریج کا کام مسلسل چل رہا ہے جن کی اشاعت تواتر سے ہورہی ہے۔ تفسیر روح البیان کا ترجمہ بھی بہت مقبول ہوا۔ ہندو پاک سے کئی ایڈیشن چھپے۔ نغماتِ رضاؔ کی توضیح میں شرح حدائق بخشش (جلدیں) مقبول ہوئیں جن پر تخریج کا کام مکمل ہوتے ہی ضخیم مجلدات میں یہ اثاثہ نئی شان کے ساتھ منصۂ شہود پر ہوگا۔ یہاں کئی شخصیات سے متعارف کرایا۔ موصوف بزرگ ہیں اور علمی کاموں کا خاصا ذوق رکھتے ہیں۔ لیپ ٹاپ پر لکھنے پڑھنے، تصحیح وترتیب کا کام کرتے رہتے ہیں۔ کئی مقالات قلم بند کرچکے ہیں۔ علامہ اویسی علیہ الرحمہ کی کتابوں کی اشاعت وتوسیع کی نگرانی فرما رہے ہیں۔

راقم نے بتایا کہ مفتی سید محمد رضوان شافعی نے علامہ اویسی کی کتاب "ترے دُشمن سے کیا رشتہ ہمارا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم" اردو/ہندی میں شائع کی۔ کتاب عمدہ ہے، مقبول ہوئی، ہندوستان میں ہاتھوں ہاتھ لی گئی، اردو کتاب میلے میں نوری مشن کے

اسٹال سے کم وقت میں تمام جلدیں ختم ہوگئیں۔ تکریم محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ضمن میں کتاب کی مقبولیت روز افزوں ہے۔ صاحبزادہ فیاض احمد اویسی نے اظہارِ مسرت فرمایا اور کتاب کے ایک نسخے کی فرمائش کی۔ اشاعت پر مبارک و تہنیت پیش کی۔

فہرست کتب میں ایسی کئی کتابیں بھی ملیں جو ختم نبوت کے عنوان پر قادیانیت کی بیخ کنی میں تصنیف ہوئیں۔ راقم نے علامہ اویسی کی مزید کئی کتابوں کی اشاعت کی خواہش کی۔ فرمایا کہ جو کتاب درکار ہو بتائیں ہم اس کی اِن پیج (کمپوزنگ) فراہم کر دیں گے۔ یہاں دبستانِ بریلی کے مشہور نعت گو علامہ حسن رضا خاں بریلوی علیہ الرحمہ کا ذکر رہا۔ رضویات کے عنوان پر علامہ اویسی علیہ الرحمہ کے علمی اثاثہ پر بھی تبصرہ ہوا۔ صد سالہ عرسِ اعلیٰ حضرت کی اشاعتی سرگرمیوں پر کئی پہلو زیر بیاں آئے۔ علامہ اویسی علیہ الرحمہ کی تصانیف کے اثرات، معیار و مقام پر بھی تذکرہ رہا۔ ابھی شبِ مدینہ کی نکہتیں دل و جاں کو مدہوش کر رہی تھیں۔ دیارِ محبوب میں بارگہِ محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں حاضری کی تڑپ لیے ہم رخصت ہوئے۔ چند لمحے گزرے تھے کہ جلوؤں کی وادی سامنے تھی۔ سبز گنبد کا نور نگاہوں کو خیرہ کر رہا تھا جہاں ادب کے ساتھ عشاق سلاموں کے توشے نذر کر رہے تھے اور ہم بھی اُن گداؤں میں شامل ہو گئے:

کعبے کے بدر الدجیٰ تم پہ کروڑوں درود
طیبہ کے شمس الضحیٰ تم پہ کروڑوں درو

☆......☆......☆

☆......☆

☆